© rasailojaraid.com

سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم گوشہ

مفتی احتشام الحق آسیا آبادی

الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبی بعده

یوں تو سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مقالات ومضامین کی کچھ کمی نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کرۂ ارض پر کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جس میں کوئی کتاب ومقالہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اس کے متعلقات پر شائع نہ ہوتا ہو، شاید کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں آپ کا ذکر مبارک کسی نہ کسی فردِ بشر کے وردِ زبان نہ ہو اور کیوں نہ ہو "ورفعنالك ذكرك" کا وعدہ خداوندی، ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے، اس بے پایاں اور انمٹ ذخیرہ کے ہوتے ہوئے اس موضوع پر مزید خامہ فرسائی کی ضرورت تو نہ تھی لیکن

ما ان مدحت محمداً بمقالتی　　　　لکن مدحت مقالتی بمحمد

میں اپنے مقالہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف تو نہیں کرسکتا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ذکر سے اپنے مقالہ کو مزین کرتا ہوں۔

سیرت کا ایک اہم پہلو:......اس مختصر مضمون میں بجائے اس کے کہ تاریخی حیثیت سے سیرت طیبہ پر روشنی ڈالوں، مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کے نظریاتی پہلوؤں میں سے ایک ایسے پہلو پر طائرانہ نظر دوڑاتا چلوں، جس میں آج کل انتہائی غفلت برتی جارہی ہے اور وہ ہے **"قومیت کا عفریت اور وطنیت کا بُت"**

انسانیت کی راہ میں سنگ گراں:......حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا:......"ألا! كل شئی من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع" (صحیح مسلم وابوداؤد) "ہاں! جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے (روندے ہوئے) ہیں۔ انسانیت کی تکمیل کے منزل کی راہ میں سب سے بڑا سنگ گراں اگر کوئی ہوسکتا تھا تو یہی امتیازِ مراتب اور قومیت ووطنیت کے مرہوم بت، جنہیں مختلف قوموں اور مختلف مذاہب وممالک نے مختلف صورتوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قائم کر رکھا تھا، سلاطین، ظلِ یزدانی تھے، شرفاء اپنے کو ایک الگ مخلوق سمجھتے تھے، اسلام آیا تو دفعتاً یہ ساری بندشیں ٹوٹ گئیں، ان سارے بتوں کے سر قلم کردیئے گئے۔ ارشاد ہوا: أیھا الناس! ألان ربکم واحد وأن أباکم واحد الا! لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی، ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی" (مسند احمد)

لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے، خبردار کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت و برتری نہیں، مگر تقویٰ اور پرہیزگاری کے سبب ہے۔

ہجرت کے موقع پر وطن پرستی کی حوصلہ شکنی:...... دور جانے کی ضرورت نہیں، ہجرت کے موقع پر مہاجر و انصار کے مواخاۃ (بھائی چارہ) ہی کو لیجئے، مہاجرین جو اپنے اہل وعیال، خویش واقارب اور گھر بار کو چھوڑ کر اسلام کی خاطر مدینہ منورہ کو ہجرت کر کے آتے ہیں تو مدینہ منورہ کے انصار کے ساتھ ان کے بھائی بندی کی وہ مثال قائم کردی جاتی ہے جو نبی رحمت کے ہاتھوں ہی سے ہوسکتی ہے، وطن اور اہل وعیال کو مفارقت سے بدل کر سارے غم غلط ہوجاتے ہیں، ضعیف کو قوی سے طاقت مل جاتی ہے، کمزور کو طاقت ور کا سہارا مل جاتا ہے، ادنیٰ کو اعلیٰ کے منافع سے استفادہ کا موقع مل جاتا ہے، الغرض رحمۃ للعالمین کے ہاتھوں بھائی بندی کی اعلیٰ مثال قائم ہوجاتی ہے، مہاجرین وانصار کے منتشر دانے تسبیح کے دھاگے سے پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ایک لڑی سے منسلک ہوجاتے ہیں، جہاں تشتت وتفرق کا کوئی نام ونشان تک باقی نہیں رہتا، جب تک اہل اسلام کے دل، زمانہ جاہلیت کے تفاخر اور مباہات کے مادۂ فاسدہ سے پاک رہے، اس وقت تک رشتہ اخوت ومساوات سے ان کا استیصال نہیں ہوسکا۔

بھائی چارہ سے کٹ کر انسانیت تباہی کے گڑھے میں:...... لیکن جب ہم نے اپنے رشتہ کو اس مقدس لڑی سے توڑا او قبیلہ مہاجرین وانصار کے فرمودات سے منہ موڑا اور ہمارا قلب بجائے مسکنت، تواضع وانکساری کے تعلّی وتفاخرِ قومیت ووطنیت کے بتوں سے جڑ گیا تو اسی روز سے مسلمان بحیثیت ایک حاکم وفرمانروا کے صفحۂ ہستی سے مٹتا چلا گیا، آج پھر خادم ومخدوم غلام ومولیٰ، سندھی وہندی اور بلوچ وپنجابی کے درآمد شدہ امتیازات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، محمود ایاز کو ایک ہی صف میں لانے کی ضرورت ہے، اگر کوئی امتیاز قائم رکھنا ہے تو وہ ایک ہی ہوسکتا ہے، یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری کا شرف، ارشاد ربانی ہے:

"ان اکرمکم عند اللہ أتقکم" تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہو۔

کلمہ طیبہ، قومیت اور وطنیت پر ایک ضرب کاری:...... غور کرنے کا مقام ہے، اسلام کے بنیادی کلمہ ہی کو دیکھئے اور غور سے دیکھئے، وہ کلمہ لا الہ الا اللہ، جس کی مشق کسی جنگل یا پہاڑ کو کھوہ میں نہیں، بلکہ تلواروں کی چھاؤں میں کرائی گئی، اس کی سب سے پہلی وار قومیت اور وطنیت کے اصنام کی گردن پر ہوگی، وہ عرب جن کو اپنی بڑائی پر اس قدر ناز تھا کہ اپنے سامنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ پورے عالم کی انسانوں کو عجم (گونگا) کہنے لگے، جن کے قصر تخیل میں کسی خدا کے خدائی کی بھی گنجائش نہ تھی، جب ان کو توحید کا نشہ پلایا گیا، تو ان کے اندر کسی وطن وقومیت کی بڑائی کا تصور کیا آتا خود اپنی ذات کو اس کے سامنے ہیچ سمجھتے تھے۔

باپ بیٹے کے مقابلے میں:...... یہی توحید کا نشہ تھا جو انہیں اپنے لخت جگر سے نبرد آزما ہونے پر مجبور کرتا تھا، کیا ابوبکر صدیقؓ اور ان کے بیٹے کا واقعہ بھول گئے، ابھی غزوۂ بدر واحد اور خندق وحنین کے مناظر ذہنوں سے اوجھل نہیں، جہاں توحید کے پروانوں نے قومیت ووطنیت کے بت کو فاش فاش کردیا، کہیں بیٹا باپ کے مقابلے میں آگیا تو دوسری طرف باپ اپنے جگر گوشہ کو اسلام کا دشمن سمجھ کر تیروں کا نشانہ بناتا رہا، ایک طرف بھائی بھائی کو اسلام کے مقابلے میں دیکھ کر گردن زدنی سمجھ رہا ہے تو دوسری طرف باپ بیٹے اور بھائی کے قاتلوں کو اپنے پہلو میں لئے اس کی حفاظت میں اپنی جان دینے کو تیار ہے کیوں؟ اس لئے کہ وہ اس کلمہ کو پڑھ کر اپنے ساتھ ہولیا ہے، جو انسان کو یک جان دو قالب بنانے کا نسخہ اکسیر ہے، أشهدأن لا الا الله وأشهد أن محمد عبده و رسوله.

تحویل قبلہ، قومیت ووطنیت کی نگاہ سے:...... مدینہ منورہ میں جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں تو ۱۶ مہینوں تک مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس مقرر رہتا ہے، اس کے بعد پھر بیت اللہ شریف کو قبلہ مقرر کردیا جاتا ہے لیکن کیوں، یہ بار بار قبلہ کی تبدیلی کیوں ہوتی رہی؟ خود خالق کائنات کی زبانی سنئے، ارشاد فرماتے ہیں ﴿وما جعلنا القبلة التي كنت عليها الا لنعلم من يتبع الرسول ممن ينقلب على عقبيه وان كانت لكبيرة الا على الذين هدى الله﴾ (البقرہ:۱۴۳) ''پہلے جس طرف تم رخ کرتے تھے، اس کو ہم نے صرف یہ دیکھنے کے لئے قبلہ مقرر کیا تھا کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹا پھر جاتا ہے، یہ معاملہ تھا تو بڑا سخت مگر ان لوگوں کے لئے کچھ بھی سخت نہ تھا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی'' مقصد یہ دیکھنا تھا کہ کون ہے جو جاہلیت کے تعصبات اور خاک وخون کی غلامی میں پھنسا رہے گا اور کون ہے جو ان تمام بندشوں سے آزاد ہو کر حقائق اسلامیہ کے صحیح ادراک سے کام لے گا۔

جب اسلام کی روشنی آئی تو ایک طرف اہل عرب اپنے نسلی اور وطنی فخر میں مبتلا تھے اور اپنے عرب کے کعبے کو چھوڑ کر دوسرے کعبہ کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے تو دوسری طرف بنی اسرائیل خاندانِ نبوت سے اپنے سلسلے کو جڑتا ہوا نہ دیکھ کر عرب کے کعبے کو اپنے قوم پرستی کے بت پر ضرب کاری سمجھتے تھے جو ان کے لئے ناقابل برداشت تھا، ظاہر ہے کہ جن لوگوں میں قومیت کا یہ بت اس قدر جگہ کر گیا ہو، وہ ایک مصلح اعظم خدا کے سچے رسول کی تعلیمات پر کیسے لبیک کہہ سکتا ہے۔

قومیت کے نہیں، اللہ کے پجاری:...... اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان وطنیت وقومیت کے پجاریوں کو سچے حق پرستوں سے الگ چھانٹ دینے کے لئے پہلے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرکے عربیت کے بت کو نکال باہر کیا اور پھر کعبہ کو قبلہ مقرر کرکے اسرائیلیت کے بت کو صفحہ ہستی سے نیست ونابود کردیا، اس طرح سے جو عربیت یا اسرائیلیت کے پجاری تھے وہ الگ ہوگئے اور اللہ کے سچے رسول کے ساتھ قومیت کے پجاری نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے سچے پرستار باقی رہ گئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی نظر میں وطنیت کا بُت :...... حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ فرماتے ہیں:

''لوگ سمجھے کہ صرف قبلہ مقرر ہوا لیکن یہ کسی نے نہیں دیکھا کہ ''وطنیت'' کا جو بت عرب میں صدیوں سے پاجا جاتا تھا اور اس زور و شور سے پاجا جاتا تھا کہ ان کا پجاری اپنے سوا سب کو عجم اور گونگا سمجھتا تھا، دیکھو کہ صرف ایک ایسی مخفی ضرب نے اس بت کو پاش پاش کر دیا، جب قرآن میں ہے کہ ابتداء عربوں پر یہ ''غیر ملکی'' قبلہ گران گزرا تو یہی غور کرنا تھا کہ کیوں گران گزرا؟ لیکن اب تو گرانیوں کے برداشت کا انہوں نے عہد کیا تھا، جھجکے، مگر اسی کے ساتھ ہی آگے بڑھ بھی گئے اور جو لادا گیا لادلیا، سترہ مہینے تک اس وطنیت شکنی کی مشق نے جب ان کے لئے عرب اور غیر عرب کو ایک بنا دیا تو اس سے بھی عجیب اور عجیب تر تماشا پیش ہوتا ہے۔ بیت المقدس کو قبلہ بنا کر عرب کے باشندے عرب سے الگ کئے گئے، لیکن اب عرب نہیں بلکہ خدا کی ساری زمین سے یہ عرب اور غیر عرب کا قصہ ہی ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جاتا ہے۔'' (النبی الخاتم ص ۹۰)

وطنیت اور قومیت پر مفتی محمد شفیعؒ کا ایمان افروز تجزیہ:...... حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ آفاق تفسیر معارف القرآن میں رقمطراز ہیں:

''اجتماعی نظام کا سب سے بڑا بنیادی اصول افراد کثیرہ کی وحدت اور یک جہتی ہے یہ وحدت جتنی زیادہ قوی سے قوی ہوگی اتنا ہی اجتماعی نظام مستحکم اور مضبوط ہوگا، انفرادیت اور تشتت اجتماعی نظام کے لئے سم قاتل ہے، پھر نقطہ وحدت متعین کرنے میں ہر قرن، ہر زمانہ کے لوگوں کی مختلف راہیں رہی ہیں، کسی قوم نے نسل اور نسب کو نقطہ وحدت قرار دیا، کسی نے وطن اور جغرافیائی خصوصیات کو، کسی نے رنگ اور زبان کو، لیکن دین الٰہی اور شرائع انبیاء علیہم السلام نے ان غیر اختیاری چیزوں کو نقطہ وحدت بنانے کے قابل نہیں سمجھا اور نہ درحقیقت یہ چیزیں ایسی ہیں جو پورے افراد انسانی کو کسی ایک مرکز پر جمع کر سکیں، بلکہ جتنا غور کیا جائے یہ وحدتیں درحقیقت افراد انسانی کو بہت کثرتوں میں تقسیم کر ڈالنے اور آپس میں ٹکراؤ اور اختلافات کے اسباب ہیں۔

دین اسلام نے جو درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ہے وحدت کا اصل نقطہ فکر و خیال اور عقیدہ کی وحدت کو قرار دیا اور کروڑوں خداؤں کی پرستش میں بٹی ہوئی دنیا کو ایک ذات حق وحدہ لاشریک لہ کی عبادت اور اطاعت کی دعوت دی جس پر مشرق و مغرب اور ماضی و مستقبل کے تمام افراد انسانی جمع ہو سکتے ہیں، پھر اس حقیقی فکری اور نظری وحدت کو عملی صورت اور قوت دینے کے لئے کچھ ظاہری وحدتیں بھی ساتھ لگائی گئیں، مگر ان ظاہری وحدتوں میں بھی اصول یہ رکھا گیا کہ وہ عملی اور اختیاری ہوں، تاکہ تمام افراد انسانی ان کو اختیار کر کے ایک رشتہ اخوت میں منسلک ہو سکیں، نسب، وطن، زبان، رنگ وغیرہ اختیاری چیزیں نہیں ہیں جو شخص ایک خاندان کے اندر پیدا ہو چکا ہے، وہ کسی طرح دوسرے خاندان میں پیدا نہیں ہو سکتا، جو پاکستان میں پیدا ہو چکا، وہ انگلستان یا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افریقہ میں پیدا نہیں ہوسکتا، جو کالا ہے وہ اپنے اختیار سے گورا اور جو گورا ہے، وہ اپنے اختیار سے کالا نہیں ہوسکتا، اب اگر ان چیزوں کو مرکز وحدت بنایا جائے تو انسانیت کا سینکڑوں بلکہ ہزاروں ٹکڑوں اور گروہوں میں تقسیم ہو جانا ناگزیر ہوگا، اس لئے دین اسلام نے ان چیزوں سے جن سے تمدنی مفاد وابستہ ہیں، ان کا پورا احترام رکھتے ہوئے ان کو وحدت انسانی کا مرکز نہیں بننے دیا، کہ یہ وحدتیں افراد انسانی کو مختلف کثرتوں میں بانٹنے والی ہیں، ہاں اختیاری امور میں اس کی پوری رعایت رکھی، فکری وحدت کے ساتھ عملی اور عبوری وحدت بھی قائم ہو جائے، مگر اس میں بھی ان کا پورا لحاظ رکھا گیا کہ مرکز وحدت ایسی چیزیں بنائی جائیں جن کا اختیار کرنا ہر مرد وعورت، لکھے پڑھے اور ان پڑھ، شہری اور دیہاتی، امیر وغریب کو یکساں طور پر آسان ہو، یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام نے تمام دنیا کے لوگوں کو لباس اور مسکن کھانے اور پینے کے کسی ایک طریقہ کا پابند نہیں کیا، کہ ہر جگہ کے موسم اور طبائع مختلف اور ان کی ضروریات مختلفہ ہیں، سب کو ایک ہی طرح کے لباس یا شعار (یونیفارم) کا پابند کر دیا جائے تو بہت مشکلات پیش آئیں گی، پھر اگر یہ یونیفارم کم سے کم تجویز کر دیا جائے تو یہ اعتدال انسانی پر ظلم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے عمدہ لباس اور عمدہ کپڑوں کی بے حرمتی ہوگی اور اگر اس سے زائد کسی لباس کا پابند کیا جائے تو غریب مفلس لوگوں کو مشکلات پیش آئیں گی، اس لئے شریعت اسلام نے مسلمانوں کا کوئی ایک شعار (یونیفارم) مقرر نہیں کیا، بلکہ مختلف قوموں میں جو طریقے اور اوضاع لباس کی رائج تھیں، ان سب پر نظر کر کے ان میں سے جو صورتیں اسراف بے جا یا فخر وغیرہ یا کسی غیر مسلم قوم کی نقالی پر مبنی تھیں، صرف ان کو ممنوع قرار دے کر باقی چیزوں میں ہر فرد اور ہر قوم کو آزاد اور خود مختار رکھا، مرکز وحدت ایسی چیزوں کو بنایا گیا جو اختیاری بھی ہوں، آسان اور سستی بھی، ان چیزوں میں جیسے جماعت نماز کی صف بندی، ایک امام کی نقل وحرکت کی مکمل پابندی، حج میں لباس اور مسکن کا اشتراک وغیرہ ہیں۔

اسی طرح ایک اہم چیز سمت قبلہ کی وحدت بھی ہے کہ اگرچہ اللہ جل شانہ کی ذات پاک ہر سمت وجہت سے بالاتر ہے، اس کے لئے شش جہت یکساں ہیں لیکن نماز میں اجتماعی صورت اور وحدت پیدا کرنے کے لئے تمام دنیا کے انسانوں کا رخ کسی ایک ہی جہت وسمت کی طرف ہونا ایک بہترین اور آسان اور بے قسمت وحدت کا ذریعہ ہے جس پر سارے مشرق ومغرب اور جنوب وشمال کے انسان آسانی سے جمع ہو سکتے ہیں۔ اب وہ ایک سمت وجہت کونسی ہو جس کی طرف ساری دنیا کا رخ پھیرا جائے؟ اس کا فیصلہ اگر انسانوں پر چھوڑا جائے تو یہی ایک سب سے بڑی بنا ء نزاع واختلاف بن جاتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا تعین خود حضرت حق جل وعلا شانہ کی طرف سے ہوتا۔" (معارف القرآن جلد ۱ص ۳۶۱)

کعبہ کوئی بت نہیں:...... نیز حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ آگے چل کر فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

”ان آیات نے قبلہ اور استقبال قبلہ کی حقیقت کو بھی واضح فرمادیا کہ اس میں ان مقامات کی کوئی ذاتی خصوصیات نہیں، بلکہ ان میں فضیلت پیدا ہونے کا سبب یہی ہے کہ ان کو حق تعالیٰ نے قبلہ بنانے کے لئے اختیار فرمایا اور اس کی طرف رخ کرنے میں ثواب کی وجہ صرف یہی ہے کہ حکم ربانی کی اطاعت ہے اور شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قبلہ میں تغیر وتبدل فرمانے کی یہ حکمت ہو کہ عملی طور سے لوگوں پر واضح ہو جائے کہ قبلہ کوئی بت نہیں جس کی پرستش کی جائے بلکہ اصل چیز حکم خداوندی ہے، بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم آگیا تو اس کی تعمیل کی، پھر جب کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم مل گیا تو اس کی طرف رخ کرنا عبادت ہو گیا، اس کے بعد والی آیت میں خود قرآن کریم نے بھی اس حکمت کی طرف اشارہ کیا ہے، جس میں فرمایا ہے:﴿وما جعلنا القبلہ التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ﴾(البقرہ) یعنی ”جس قبیلہ پر آپ پہلے رہ چکے ہیں اس کو قبلہ بنانا تو محض اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے تھا کہ کون رسول اللہ کا اتباع کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹ جاتا ہے“ اس حقیقت کے بیان سے ان بے وقوف مخالفین کا پورا جواب ہو گیا، جو قبلہ کے بارے میں تغیر و تحویل کو اسلام کے منافی سمجھتے اور مسلمانوں کو طعنے دیتے تھے۔“ (معارف القرآن جلد ا ص ۳۶۳)

ترک وطن اور ایمان کا بچاؤ:...... جب اہل اسلام پر دین حق پر چلنا دوبھر ہو جاتا ہے تو اسلام انہیں اپنے اعزاء واقربا اور گھر بار اور ملک ووطن چھوڑ کر کسی محفوظ مقام پر چلے جانے کی ہدایت کرتا ہے، جسے ”ہجرت“ کہا جاتا ہے۔ عہد رسالت میں ایسے تین اہم واقعات پیش آئے ہیں، دو دفعہ ہجرت حبشہ اور ایک مرتبہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے واقعات پیش آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہجرت کا حکم دیا اور خود بھی ہجرت کر گئے، آخر مکہ مکرمہ ان کا آبائی وطن تو تھا، ان کے مال وجائیداد اور تجارتی مراکز وہاں موجود تھے، ان کے اعزہ واقارب بھی مکہ ہی میں رہتے تھے، ہم زبان عربی النسل وقریش بھی مکہ میں قیام پذیر تھے، ان کو چھوڑنے کا حکم ہوا اور ایک اجنبی ملک حبشہ اور پھر مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کا حکم ملا، تو اس میں ضرور کوئی راز تھا اور وہ راز اگر کوئی ہو سکتا ہے تو یہی اسلام اور اپنے دین کی حفاظت کے معاملے میں وطنیت اور ہم زبان ہونے کی لعنت کا طوق گلے کا ہار نہ بنا رہے۔

(کورس)
اکسیر جگر
(پریکٹیشنرز حضرات رابطہ کریں)

یہ کورس خاص طور پر ہیپاٹائٹس ”سی“ کو 3 ماہ میں ”نیگیٹو“ کر دیتا ہے۔
مزید ”جگر“ کے تمام امراض میں موثر ترین کورس ہے جو چند روز میں مریض کو تازہ دم کر دیتا ہے
بھرپور اعتماد کے ساتھ استعمال کیجئے!

حکیم حافظ سید محمد احمد (لاہور)
042-38477326
0332-8477326

© rasailojaraid.com